15 P
2493
urdu
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY

भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1631/10/11

आह्वानांक Call No. ____________
अवाप्ति सं० Acc. No. 2493

MGIPF—412 NAL/79

اوم

گاندھی کا سدرشن چکر

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2493
Date 21.2.72
GOVT. OF INDIA

پرکاشک

موہر چند بسنت مقام کنوالی ضلع گوڑگانوہ

891.43
R9.13 C

طرز ہاتھرس

گھن ہے گھنشیام جی کر گھٹ میں پرکاش
کرو دہ گھمنڈ کو توڑ دے کرے بینی داس

کرے بینی داس آس الشپور ہے تری بھاری بالا پن میں کھا لگا بتر اور لوٹنا ماری
ڈوبت سے برج بچالیو انگلی پر گوردھاری کرو غور خود بخود ناظرین گو کہوں پکاری

قوالی۔

سنو لوگو سناتا ہوں تمہیں قصہ کہانی ہے
رکھو گر بند شور و غل تو ہوگی مہربانی ہے
مزا آگانے میں گانے کا نصیحت کی نشانی ہے
نہ مانوگے کہن میرا تو ہوگی بہت ہانی ہے
بڑھا ہے جوش دنیا میں وہ باتیں اب سنانی ہیں
کرو صرف چار آنہ خرچ ہوے تمکو آسانی ہے
روپیہ گر ایک خرچوگے تو قصہ یہ لاثانی ہے
کتابیں اس میں ہوتیں حال غزلوں کی نانی ہے
جیٹھ بٹا اور فیشن بھی نئی چڑھتی جوانی ہے
سنو ایڈیشن چوتھا یہ جو کچھ میری زبانی ہے
ہیں ان کے چار چار حصے سولہ اس میں دکھانی ہے
ہے بڑھکے ایک دوجے سے اس لئے اچھی مانی ہے
سنو جی بیچ میں خلاصہ نام جن کا بیانی ہے

گرودیجیانند موہن کا نئی غزلیں چھپائی ہے

(۲) بندے ماترم

ہم غریبوں کے گلے کا ہار بندے ماترم
ہند کی سرتاج کی آواز بندے ماترم

کھٹے کھٹے بیڑیاں پڑ جائیں پیروں میں بھلے
ہتھکڑی کا ساز ہو آواز بندے ماترم

ہو بسیرا جیل میں یا ہو شہیدی کھیل میں
گولیوں کے بیچ ہو آواز بندے ماترم

توپ سے گھائل کریں یا بم سے ماریں۔ مگر
مرتے مرتے بھی ہو یہ آواز بندے ماترم

آرزو و منت یہی ہے پیارے بھگوان یہی
چرخ میں چوچند ہو آواز بندے ماترم

(۳) ڈرتے دیکھا

بزدلوں ہی کو سدا موت سے ڈرتے دیکھا
گو کہ سو بار انھیں روز ہی مرتے دیکھا

موت سے ویر کو ہم نے تو لڑتے دیکھا
تشنہ موت میں ہی کھیل ہی کرتے دیکھا

موت اک بار جو آنا ہے تو ڈرنا کیا ہے

ہم سدا کھیل ہی سمجھا کیے مرنا کیا ہے
وطن ہمیشہ رہے شاد اور آزاد رہے
ہمارا کیا ہے اگر رہے یا نہ رہے

(۴) کیسی توپ

کیسی توپ چلائی رے۔ اہو میرے مہاتما گاندھی
چرخہ کی توپ ہے سوت کا گولہ۔ سب کو دیا سمجھائی رے۔ کیسی
مانچسٹر لنکاشائر کی میلیں بند کروائی رے۔ کیسی
روویں بدیشی نر اور ناری۔ کھو دی ہماری کمائی رے۔ کیسی
سوچ کریں اُن کے بیوپاری۔ کیسی گردش چھائی رے۔ کیسی
بکری کرنے دیتے نہ لیڈر خرچہ لگے ہے دہائی رے۔ کیسی
کرایہ کی کچھ پوچھو مت نا۔ مہینے میں ایک سو بھرائی رے۔ کیسی
کہو بھیو گاندھی کا۔ چرخہ کا چکر گھمائی رے۔ کیسی
تج دو مال بدیشی منگانا۔ پھر آزادی آئی رے۔ کیسی
ایک آنہ فی لینگ دیتا۔ موہر چند کہے گائی رے۔ کیسی

(۵) دیش کی خاطر

دیش کی خاطر خوشی سے ہم تباہ ہو جائیں گے
یہ داغ ماتر بھومی کا ہم جیتے جی دھو جائیں گے

پرواہ نہیں تیر و تبر، بندوق گولی، توپ کی
گر دھرم کے میدان میں ہم گولی کھا سو جائیں گے

سوتنتر دیوی کی نشانی جیل ہے ہمیں کھیل گھر
ہاتھوں کی شوبھا ہتھکڑی ہم پہن کر گو جائیں گے

سوبھاگیہ کا وہ روز ہے جب دن ہووے گے قربان ہم
اک بار تو دشمن بھی لاشیں دیکھ کر رو جائیں گے

اب ڈٹ گئے میدان میں جھنڈا سوتنتر گاڑھ کے
یا تو ہو گئے پار ورنہ مر کے ختم ہو جائیں گے

(۶) آزادی کا پیغام

آبرو پر ملک کی ہم سب فدا ہو جائیں گے
کانگریس پہ ہر طرح سے ہم فدا ہو جائیں گے

حاصل آزادی کریں گے جس طرح بھی ہو سکے
دیکھ لینا داس کے نقش قدم ہو جائیں گے

کیوں ہمیں کمزور سمجھے ہو نہتا جان کر
گر بگڑ بیٹھے تو پھر ہم اک بلا ہو جائیں گے

آگ سے مت کھیلنا ہم ہیں وہ گولے آگ کے
گر بھڑک اٹھے تو پیغام قضا ہو جائیں گے

عندلیبان چمن لو پھر بہار آنے کو ہے

آگیا ہے وقت اب نالے رسا ہو جائیں گے

جان کی ہوگی ضرورت تو لٹا دیں گے جگر

ملک و ملت کے لئے ہم سب گدا ہو جائیں گے

اک نئے انداز سے کشتی چلیگی ملک کی

اور جواہر نہرو ناخدا ہو جائیں گے

آنیوالا وقت ہے تو دیکھ لینا دوستو

آج تو اختر ہیں کل وہ کیا سے کیا ہو جائیں گے

(۷) مصنفہ شری کرشن شکل

بھارت کے ویرو بھارت کو آزاد کرو آزاد کرو

اس فیشن سے مت دیش کو تم برباد کرو برباد کرو

اب دیش تمہارا ہے اجڑا اور کام تمہارا سب بگڑا

اس اجڑے بھارت کو اب تم آباد کرو آباد کرو

گر رشیوں کی سنتان ہو تم۔ تو دیش پہ اب بلدان ہو تم

اپنے بل پورش کی اب تم کچھ یاد کرو کچھ یاد کرو

لاکھوں جب بھوکے مرتے ہیں اور آہ تلک نہیں کرتے ہیں

کچھ تھوڑے اپنے بھائیوں کی امداد کرو امداد کرو

اب دویش بھاو کو چھوڑ دو تم۔ اور طوق غلامی توڑ دو تم

جس طرح سے ہووے اُسی طرح اتحاد کرو اتحاد کرو

جو ودیشی وستو برتتے ہیں۔ وہ اپرادھ سدا ہی کرتے ہیں
اس بات کو عقل کی ہے پیارے اعتقاد کرو اعتقاد کرو

(۸) چرخہ

ٹیک چلا دو چرخہ ہر ایک گھر میں یہ چرخ تب تم ہلا سکو گے
ہند ہاتھی سلسلہ بنا سکو گے۔ انھیں گھڑی ہی کھلا سکو گے
ہمارے چرخہ میں ایسا فن ہے جو آجکل کی مشین گن ہے
وہ مانچسٹر و لنکا شائر کا جیت اس سے قلعہ سکو گے
روئی نہ بھارت کی ہو روانہ۔ بنے سودیشی کا تانا بانا
اسی تگے سے بدیشی مانچ کو آپ پھانسی دلا سکو گے
نہ بیٹھ بدیشی کا تو سہارا۔ شہر چاہے رہے اگھارا
بچے بہتر کروڑ روپیہ تب اپنے بچہ جلا سکو گے
ملا لو بھائی گلے لگا کے۔ سودیشی کا تم سبق پڑھا کے
بدیشی چیزوں کو دو ہٹا کے تو چین بنسی بجا سکو گے

(۹) دیش بھگت کا پرلاپ

ہمارا حق ہے ہماری دولت کسی کے بابا کا زر نہیں ہے
ہے ملک بھارت وطن ہمارا کسی کی خالا کا گھر نہیں ہے
ہماری آتما اجر امر ہے۔ نثار تن من سودیش پر ہے

ہیں چیز کیا جیلیں گن مشینیں قضا کا بھی ہمکو ڈر نہیں ہے
نہ دیش کا جس میں پریم ہووے - دکھی نہ تیرے دکھ سے جو دل نہ رووے
خوشامدی بن کے شان کھووے - وہ خر ہے آخر بشر نہیں ہے
حقوق اپنے ہی چاہتے ہیں نہ کچھ کسی کا بگاڑتے ہیں
سمجھتے تو اپنے خود غرض کسی کی بھلائی مد نظر نہیں ہے
ہماری نس نس کا خون تو نے بڑی صفائی کے ساتھ چوسا
ہے کون سی تیری پالیسی وہ کہ گھولا جس میں زہر نہیں ہے
بہایا تو نے ہے خوں اسی کا - ہے تیری رگ رگ میں خون جسکا
بتا دے بیدرد تو ہی حق سے ستم یہ ہے یا قہر نہیں ہے
جو بیگناہوں کو ہی ستاتا کبھی نہ سکھ سے ہے بیٹھ پاتا
بڑے بڑے مٹ گئے ستمگر کیا اسکی تجھکو خبر نہیں ہے
سنبھل سنبھل اب بھی او لٹیرے - ہیں تیرے پاپوں کا انت آیا
کہ ظلم کر ہمیں تو نے ظالم ذرا بھی رکھی کسر نہیں ہے
غضب ہیں ہم بیکسوں کی آہیں - زمین اور آسماں ہلا دیں
غلط ہیں بالکل گمان جو سمجھیں کہ آہ میں کچھ اثر نہیں ہے

(۱۰) خون کا اثر

شہیدوں کے خوں کا اثر دیکھ لینا — مٹائیں گے ظالم کا گھر دیکھ لینا
کسی کے اشارے کے ہم منتظر ہیں — بہا دیں گے خوں کی نہر دیکھ لینا

تجھکا ہوویں گے گردن کو ہم زیرِ خنجر — خوشی سے کٹائیں گے سر دیکھ لینا
جو خود غرض گولی چلائے ہیں ہم پر — تو قدموں میں اُن کا ہی سر دیکھ لینا
جو گُل ہم نے سینچا ہے خونِ جگر سے — وہ ہوگا کبھی بار آور دیکھ لینا
کنارے پہ آئے بھنور سے وہ کشتی — وہ آئیگی اکدن لہر دیکھ لینا
بلائیں یہ جائیں گی خود سرنگوں بھی یوں — نہیں ہوگی ان کی گذر دیکھ لینا

تجنذی ہوا ہند آزاد اپنا
چھپے گی یہ اک دن خبر دیکھ لینا

(۱۱) چمن میں

آباد ہے جس دن سے وہ صیاد چمن میں
بلبل تو کہاں گُل بھی ہے برباد چمن میں

ہر وقت لگی رہتی ہیں صیاد کی آنکھیں — بلبل جو کبھی آ کرتی ہے آزاد چمن میں
گلہائے شگفتہ نے عجب شان دکھائی — ہونیکو ہے بلبل کوئی برباد چمن میں
صیاد جفا جو ہے تو جلاد ہے گلچیں — سنتا نہیں ہے کوئی بھی فریاد چمن میں
ناشاد ہی دن سے ہے آغاز خزاں کا — جس دن سے مکیں ہے ستم ایجاد چمن میں

(۱۲) ایک داس کی چیتاونی

میری جان نہ رہے میرا سر نہ رہے سامان نہ رہے نہ یہ ساز رہے
فقط ہند مرا آزاد رہے۔ ماتا کے سر پر تاج رہے

پیشانی میں شو ہے تلک جب کی، وہ گود میں گاندھی براج رہی
نہ یہ داغ بدن میں سفید رہے نہ کوڑھ رہے نہ کھاج رہے
میرے ہندو مسلمان ایک رہیں۔ بھائی سا رسم و رواج رہے
میرے وید، پران، قرآن رہیں میری پوجا سندھیا نماز رہے
میری ٹوٹی منڈھیا میں راج رہے۔ کوئی غیر نہ دست انداز رہے
میری بین کے تار بلے ہوں سبھی۔ ایک جھینی مدھر آواز رہے
یہ کسان مرے خوشحال رہیں۔ پوری ہو فصل سکھ ساز رہے
میرے بچے وطن پہ نثار رہیں میری ماں بہنوں میں لاج رہے
میری گائے رہے میرے بیل رہیں گھر گھر میں بھرا اناج رہے
گھی دودھ کی ندیاں بہتی رہیں۔ ہر سو آنند سوراج رہے
شرما کی ہے چاہ خدا کی قسم۔ میری بعد وفات یہ یاد رہے
گاڑھے کا کفن ہو جسم پہ پڑا۔ بندے ماترم کا الفاظ رہے

خیال (۱۳)

ٹیک۔ یوں کہیں گاڑھے خاں جوان۔ بگڑ گئی بان۔ خدا کی شان۔ یہ دن دکھلایا۔ میں ململ جان سے شادی کرکے پچھتایا۔

چوک اول۔ مانا کہ خوبصورت ہے۔ بھولی صورت ہے۔ بڑی ایک لت ہے جسنے آزمایا پڑتے ہی اُس نے دھوبی کہ جھٹ منہ پایا ہوئی بہت مجھے بدنامی۔ بلکہ ناکامی۔ بنا آسامی کہ مال لٹایا میں اسے سمندر پار سے بیاہ کر لایا

چھڑی - سب مال بہیر پہنچایا۔ میرے گھر کے کیا صفایا۔ جو کچھ کہ پار کمایا۔ سب اس خنذی نے کھایا۔ نہیں اس کی دال اب گلے۔ داؤ نہیں چلے۔ ہاتھ یہ ملنگی بہت جلایا۔ میں ململ جان سے

چوک دوم - ہوتی ہے کبھی تکرار۔ تو ہے بدکار۔ سیٹھ گنوار۔ سر پہ چڑھ آیا۔ دنیا نے نظروں سے دیکھ تجھ کو گرایا۔ میں ملکوں ملکوں میں نام تو ہے بدنام۔ کہ خاص و عام نے مجھ کو چاہا۔ رہتی تھی سمندر پار ہند بلوایا۔

چھڑی - میرے امیر چاہنے والے۔ تو غریبوں کے پڑا پالے۔ منہ لیکے لوٹے رڈوائے۔ دیدوں کی ہیچ چوائے۔ سن گاڑھے خاں سٹر رہا یا۔ دل میں جھنجھلایا۔ غصہ بھی آیا۔ بہت گرمایا۔ میں ململ جان سے شادی

چوک سوم - کہیں گاڑھے خاں بنیادی سینو شہزادی۔ جگت کی دادی بھیس نے بہکایا۔ میں بنیادی اور لٹھی کہلایا۔ مجھے پہنتے آئے نبی۔ کہ سارے ولی۔ ریشمی اور سینی سب کے من بھایا۔ سو برس سے ترا قدم ہند میں آیا۔

چھڑی - کی تجھ عورت سے شادی۔ تب ہوئی مری بربادی۔ دنیا ہوئی تیری عادی۔ ہم یونہی رہے بنیادی۔ میں دونگا تجھے طلاق۔ کہے کوئی لاکھ بات یا ساکھ۔ یہ مال گنوایا۔ میں ململ جان سے شادی کرکے پچھتایا۔

چوک چہارم - تو تانے خاں مرا یار۔ ہو جا ہشیار۔ جلد بیار۔ یہ موقع پایا۔ نہیں بگڑ جائیگا کام بنا بنایا۔ خواجہ مومن پہ جاؤ۔ انہیں سمجھاؤ۔ سنگ لے آؤ۔ کہو بلوایا۔ چچا چرخہ خاں نے تمہیں یاد فرمایا۔

جھڑی - کہ کام یہ جلدی میرا - احسان ہوویگا تیرا - ہو نیند سے ذرا
سویرا - دونگا انعام بہتیرا - چلے تانے خاں درویش - مدل کے کبھیں
نہ کر اندیش - ابھی جھٹ لایا - میں ململ جان سے شادی کرکے

چوک پنجم - خواجہ مومن گھر آئے - گاڑھا لہرائے - نہ پھولا سمائے -
آنسو بھر لایا - گلے مل کے رویا - خدا نے آج ملایا - مدت کی جان
پہچان - میرے مہمان لو دستر خوان - ابھی لگوایا نیوں تھاں ملازم سے
حقہ بھروایا -

جھڑی - کئی قسم کے کھانے یعنی - کہیں مطنجن کہیں بریانی - مال پورے
باقر خانی - چاء کیلئے اونٹا پانی - تم خواجہ نو ربا ف - ہو دل کے صاف -
کرنا الضاف - میں تو بس دکھایا - میں ململ جان سے کر کے

چوک ششم - استاد میں ہوں دلگیر - ہند ہاؤ دہیر - کوئی تدبیر -
ہوا صفایا - ایشور نے سوتا بھارت خوب جگایا - ہوا بھوکا ہند - ستان
اگلی جاپان کہ انگلستان نے مال کھایا - نہیں غیر ملک کا پڑے ہند
پر سایہ -

جھڑی - کرو مال سودیشی جاری - جبر طعبس سے ہندھے ہماری - دنیا
ہوئی بھوکی ساری - بھارت ماتا دکھیاری چھین گیا ایک ایک روزگار -
ہوگئے بیکار - سخت لاچار - لو اچھا بیاہا - میں ململ جانسے شادی

چوک ہفتم - خواجہ مومن سمجھاوے - تو کیوں گھبراوے - کام بن جاوے
خدا نے چاہا - بیشک گھر تیرا ململ جان نے لٹوایا - تو دے خندی

کے لات۔ نہ کر یو بات۔ نکلی کم ذات۔ تو کیوں گھبرایا۔ میں نے روئی جان سے تیرا نکاح ٹھہرایا۔

چھڑی۔ سب بہنیں یار سودیشی۔ اور چھوڑیں مال بدیشی۔ روئیں گے پھر پردیسی۔ ذرا سوچو دور اندیشی۔ بس تانا تانا بانا۔ تِلّا سیانا۔ رونا اور گانا کسے نہیں آیا۔ میں ململ جان سے شادی

(۱۴) لیکھک پنڈت یادرام جی شرما

مہاتما گاندھی کی آندھی کی بقاء
لیڈرو ہرگز نہ پا سکو گے تو
چلے جواہر کی چال جس دن
تو ظلم ظالم نہ ڈھا سکو گے
کرپا کرو ہم پر دیش در وہی
کھٹک سکیگی نہ اب سرو ہی ہو
غرور بھی اب نہ چل سکے گا
گھمنڈ کے گھونٹ نہ بھر سکو گے
چھٹک نہ تلواروں کی دکھا دو
چھٹا ہماری یہ دھیان لادو
ضرور ہو گا سوتنتر بھارت
جھنجھٹ نہ کچھ بھی لگا سکو گے

ٹوڈی بچو، ٹلّو یہاں سے ہٹو
ٹھسک بنا کر آئے جہاں سے

ڈگر تمہاری بنی ہے سیدھی
ٹلے ہمارے سے ہی سکو گے

تیغ تمنچوں کو بند کر لو
دخل بھی اپنے وطن میں دھر لو

دھرم ڈُہر ندر کے سامنے تم
کبھی گے رو کے نہیں رکو گے

پاپوں کے گھٹ کا ہے انت آیا
پھلے و پھولے گا ہند جایا

بہار آئے گی ہند میں اب
کہ شُور ویروں کو لکھ بھگو گے

غزل (۱۵)

آزاد ہونا جو چاہتے ہو۔ تو آپ کھدر سے پریم کیجے
ہمیں سکھایا یہی ہے منتر۔ کہ آپ کھدر سے پریم کیجے
جو تار گاڑھے میں لگ گیا ہے۔ وہ تان جھٹی سنا رہا ہے سمجھیے
جو پریم تم کو ہے دیش والو تو آپ کھدر سے پریم کیجے
اُتار دو ململ کو مل بدن سے۔ سودیشی دستور دل سے نہ چھوڑو

جو مان پانا ہے تم کو جگ میں تو آپ کھدر سے پریم کیجے
نہ تن بدن کی انھیں خبر ہے نثار ہونے جو دیش پر ہیں
جو چاہتے ہو انھیں اٹھانا - تو آپ کھدر سے پریم کیجے
سودیش کا دھن سودیش میں ہو جو خرچ ودیشیہ ویاپیوں کو
جو چاہتے ہو سوراجیہ لینا - تو آپ کھدر سے پریم کیجے
چلاؤ چرخہ بنو نہ نربل - یہ گاندھی بابا کا ہے سدرشن
جو چاہتے ہو سوتنتر بننا - تو آپ کھدر سے پریم کیجے
ہمارے بھارت کے جو جواہر - مٹا رہے ہیں وطن کی ہستی
بنانا ہستی تمہیں ہے اُن کی - تو آپ کھدر سے پریم کیجے

(۱۶) کنگال کس نے بنایا

ایک آن بدیشی کپڑے نے بھارت کنگال بنایا ہے
نئے نئے روپ میں ہو کے بھارت کا کار ٹھگایا ہے
ریشم و کمخواب و مخمل - کئی طرح کے لٹھے و ململ ہیں
نرمانے خوب کری ہے کھلبل زر ٹھگنے چال چلایا ہے
پاپلین، پرمٹا، اٹالین، کشمیرے - ظفر و لوئیل و زین
ساٹن، الپکے، مارکین نے اپنا مزا چکھایا ہے
رگڑم، فیتہ اور خوبیل جو ہیں کپڑے میں ڈلویں بیل
سمجھو تو بھارت کے لئے تو سیف جیسا ہتھیار چلایا ہے

چربی کی پان لگاتے ہیں۔ ہر قوم کا دھرم گھٹاتے ہیں
پیسے ٹھگ ٹھگ کر کھاتے ہیں ایسا یہ پریم ٹڑ بایا ہے
تیلے کپڑوں کی تو دمک۔ ڈھکنے پر بھی رہا جسم چمک
لنکا شائیر کی دیکھو گمک۔ عزت و دھرم گمایا ہے
دھن لوٹا عزت لوٹ تجارت کی یوں قسمت پھوٹی
نادانی کی ہو گئی ڈیوٹی۔ نہیں پیسہ ایک کمایا ہے
اب بھی چیتو اے ناری نر۔ روزگار چلاؤ رکھو نہ ڈر
مت خرید کرو بدیشی وستر کتنی بار ہی سمجھایا ہے
چرخہ کا چکر چلا دیجے۔ لنکا شائیر تب سر کیجے
مانچسٹر قلعہ جیت لیجے۔ یہ موہن نے حکم لگایا ہے

مختصر فہرست کتب

گاندھی کی توپ	۱ر	آزاد بھارت	۱ر	ہندوؤں کی نوب ٹوکٹ	۱ر
راشٹریہ جھنڈا	۱ر	ہیرے کی کنی	۱ر	ستیہ ایڈیشن	۱ر
اسنری ایڈیشن	۱ر	ستیاگرہ کی توپ	۱ر	دیوی ستیہ وتی	۱ر
فیشن کا جھنڈا	۱ر	نیا فیشن	۱ر	جنٹلمین سیاہ فنڈ	۱ر
فیشن کا پاس	۲ر	چیتا ایڈیشن	۲ر	گاندھی ایڈیشن	۲ر
آریہ ایڈیشن	۲ر	چڑھتی جوانی	۲ر	(ملنے کا پتہ)	

موہن چند مست مقام کنوالی ضلع گوڑگانوہ